Amritsar

Amritsar

Srinagar

Kashmir

Gulam Mahamad

Gulam Mahamad

Gulam Mahamad

Gulam Mahamad

G- Gullam Mahamad

عبدالله شیر

زخمی دل

غزل

زخمی دل کو نہ میرے دُکھایا کرو
نہ کسی کو گلے سے لگایا کرو

دل بھی لو اور جان بھی لو دین اور ایمان بھی لو
پر صنم بہر خُدا یہ بات میری مان لو
آنکھیں غیروں سے تم نہ ملایا کرو

تم نے ساری رات کاٹی ہے مرے دشمن کے گھر
دے رہی ہے یہ پتہ مجھ کو تیری نیچی نظر
کوئی بات نہ ہم سے چھپایا کرو

دِل لگی میں میں نے اک بوسہ جو اُن کا لے لیا
تو مجھے آنکھیں دکھا کر اُس ستمگر نے کہا
میرے مُنہ سے مُنہ کو نہ لگایا کرو

غزل

بزم جہاں میں کوئی میرا ہم تو نہیں ۔ ہوتا عیاں میرا کسی پہ میرا مدعا نہیں

...ئینہ دیکھ کر بھی وہ کہتے ہیں ناز سے
یکتائے حسن ہم ہیں کوئی دوسرا نہیں

...اہ نہیں ہے خاک نشیں پائیگا لقب
تیرے گدا کے پاس اگر بوریا نہیں

...رخ اب زیادہ مجھے آرزو نہیں
وہ کونسا ستم ہے جو مجھ پر ہوا نہیں

جو بچ گیا ہے گردشِ لیل و نہار سے
وہ ناتواں نگاہ سے تیری بچا نہیں

غزل

ابھی کمسن ہو کیوں اتنے بنے ہو محو آرائش
ستم ڈھاؤ غضب لانا مگر کچھ نوجوان ہو کر
ستارے جو سمجھتے ہیں غلط فہمی ہے یہ اُن کی
فلک پر آہ پہنچی ہے میری چنگاریاں ہو کر
ابھی کمسن رہنے دو کہیں کھو دو گے دل میرا
تمہارے ہی لئے رکھا ہے لے لینا جوان ہو کر
تمہاری دونوں زلفیں لڑ رہی تھیں ایک بوسہ پر
تمہاری مانگ نے جھگڑا مٹا دیا درمیاں ہو کر

غزل

اے پری پیکر میری کیونکر دِل قربان ہو
چاند سی صورت تیری پہ صدقے میری جان ہو
دیکھ کر صورت تیری شرمندہ ہے خورشید بھی
حیران ہیں جن و پری ہو حور یا غلمان ہو
دانتوں میں بجلی سی چمک ہے کیا عجائب صاف ہیں
کیا دیکھے نسبت تیری موتی اگر مرجان ہو

لب پہ سُرخی اِس طرح موجود ہے میرے صنم
جس طرح کوئی کسی نے جو کہ کھایا پان ہو
تیغِ ابرو جانِ من ایسے نظر آتے ہیں کہ
جس طرح صیاد کے جو ہاتھ میں کمان ہو
کس قدر اُلجھی ہوئی ہیں تیرِ خنجر مژگاں
دیکھنا نہ اِس قدر شاید کہ کوئی نقصان ہو
یک نظر سے قتل کر ، کیے کر دیا ٹکڑے احمدؔ
حسرتِ دِل سٹ گئی اب کیا تمہیں زیان ہو

غزل

صنم تیری جدائی کا مزہ کچھ اور ہے
وصل میں بھی تھا مزہ پر یہ مزہ کچھ اور ہے
جب تلک پہلو میں تھے انتظاری کچھ نہ تھی
اب انتظاری کی لذت قسم خدا کچھ اور ہے
نہ جانتے تھے درد کیا نہ تھی خبر غم کیا بلا
اب لگ گیا سب کچھ پتا یہ بادِ فا کچھ اور ہے
جور و جفا دل کی غذا حاجت مسیحا کی نہیں
میرے زخموں کے موافق یہ دوا کچھ اور ہے
درد و غم سوز و الم احمدؔ کی تو ہے یہ خوراک
مکھن ملائی سے بھی بڑھ کر یہ غذا کچھ اور ہے

غزل

نیا شگوفہ نہ اے دل کہیں کھلا دینا | کہیں نہ اشکوں میں لختِ جگر بہا دینا

بُتوں کو کتنا بڑا معجزہ خدا نے دیا
نگاہ سے مارنا اور مار کر جلا دینا

ابھی سے زلف دوتا سے باندھوں ہاتھ تیرے
اگر دوں جو دست درازی تو یہ سزا دینا

دل تپیدا تو پہلے ہی اک پھوڑا ہے
دُکھے ہوئے کو ظالم نہ کہیں دُکھا دینا

غزل

کب تلک روٹھے رہو گے اے [illegible] بیمار سے
میں کروں دعوےٰ غلامی تم رہو [illegible]ار سے

ہم بلائیں گر تجھے آتے نہیں اے جان من
نہ ہی بولو تم کبھی کھل کے شیریں گفتار سے

کیا ہوئی تقصیر ہم سے آپ ہو گئے ہو خفا
یہ لو حاضر سر میرا ہے کاٹ لو تلوار سے

پاس جاناں کے میں جا کر عرض بوسے کا کیا
تو وُہ بولے دُور ہٹ جاؤں کہا یکبار سے

وصلِ جاناں کے لئے کتنے جتن ہم نے کئے
نہ ہی مانا بات کو ہر دم رہے انکار سے

کچھ نہ پایا ہم نے فائدہ دوستی سے اے احمدؔ
کیا ہوا حاصل تمہیں اُس بیوفا دلدار سے

غزل اوری

ناقہ سے دن ہے کاٹا شب بھی گذار سو جا
نان شبینہ کا ہے کیوں انتظار سو جا

ہیں کروٹیں بدلتا کیوں بار بار سو جا

کیوں ہو رہا ہے اِتنا تو بے قرار سو جا

سُن سُن کے تیرا نالہ تارے تڑپ رہے ہیں

دِل چاند کا الم سے ہے داغدار سو جا

فاقہ سے چھاتیوں کا سب دودھ آہ سُوکھا

کیا چُوستا ہے اِن کو اے شیر خوار سو جا

بھُوکا ہے نیند کیُوں کیونکر آنکھوں میں تیری آئے

خوابِ عدم کا ہوگا اِن میں خمار سو جا

چھائی ہے تیرے سر پر یہ شب کی کالی چادر

دامانِ شب ہے تیرا اب پردہ دار سو جا

تجھ کو سُلا ہی دے گی آخر تھپک تھپک کر

کب سے چلی ہوئی ہے بادِ بہار سو جا

غزل

پُوچھا کہ عیسےٰ مُردہ جلاتے تھے کس طرح

ٹھکرا کے میری لاش کو دکھلا دیا کہ یُوں

پُوچھا کہ چاند گہن میں آتا ہے کس طرح

سرکا کے زُلف چہرے پہ بتلا دیا کہ یُوں

پُوچھا کہ میرے دل کو لیتے ہو کس طرح

آہن سے مقناطیس کو دکھلا دیا کہ یُوں

پُوچھا کہ میرے دل کو جلاتے ہو کس طرح

بازو پکڑ کے غیر کا سمجھا دیا کہ یُوں

عاشق شبِ وصال میں سوتا ہے کس طرح

سینے پہ ہاتھ رکھ کے بتلا دیا کہ یُوں

غزل

اِن حُسن کے پتلوں میں عجیب شانِ خدا ہے
شوخی ہے شرارت ہے تبسم ہے حیا ہے

کیا خوب ملی داروئے وفا داریٔ الفت
جو تجھ سے بُرا ہے وُہ زمانے سے بُرا ہے

تعداد میں دنیا کے ہوس کام بہت ہیں
ایسوں نے تیرے عشق کو بدنام کیا ہے

محشر کو الگ رنج ہے فتنوں کو حسد ارشک
ہم سے تے جو تیرا نقشِ قدم چوم لیا ہے

اب کون سنے لیلےٰ و مجنوں کا فسانہ
قانون نیا دور نیا وقت نیا ہے

کس کونہ میں جا بیٹھا ہے اے جوش جنوں اُٹھ
چل وادیٔ غربت کی تر و تازہ ہوا ہے

احمد کو تو پامال ستم کر دیا آخر
یا اور بھی کچھ جاننے والے کی سزا ہے

غزل

رُباعی قطعہ

دل تو پہلی ہی نظر میں نذر تیری ہو چکا
جان بھی اب حاضر ہے تیری رونمائی کیلئے
دل گیا پھر کیا رہا میں لٹ چکا میں کھو چکا
اب میں جی کر کیا کروں گا جگ ہنسائی کیلئے

غزل

موسمِ گل ہو چکا بادِ خزاں چکر میں ہے
بلبلیں چکر میں ہیں اور باغباں چکر میں ہے
دونوں جانب ہو رہی ہے اک تلاشِ رشک ...
میں یہاں چکر میں ہوں واں آسماں چکر میں ہے
کوہ و صحرا میں مجھے کہتے ہیں یہ فرہاد و قیس
کس پری وش کے لئے اے نوجواں چکر میں ہے
روزنِ دیوار سے میں کس طرح دیکھوں اُنہیں
تاک میں دربان ہے اور پاسباں چکر میں ہے
حلقہ باندھے اب کھڑے ہیں طالبِ دیدار سب
دیکھ او پردہ نشیں تیرا مکاں چکر میں ہے

غزل

قطرے نہیں ہیں مژۂ اشکبار پر
ہیں لختِ دل لگے کہ جمے نوکِ خار پر
بادِ صبا جو کوچۂ جاناں میں لے گئی
کچھ رحم آ گیا میری مشتِ غبار پر
ہم طالبِ وفا ہیں زمانہ ہے جانتا
وہ اور ہیں جو مرتے ہیں بوس و کنار پر
کیا جانتے تھے لے کے کرینگے دغا حضور
دل دے دیا تھا ہم نے تمہیں اعتبار پر
جاں دینگے ہم تو چلکے معینؔ کوئے یار میں | مجنوں کو تھا جنوں جو مرا کوہسار پر

غزل

مجھ کو بوسہ دیجئے تکرار رہنے دیجئے
وصل کی آخر ہے شب انکار رہنے دیجئے

لب پہ لب رخسار پہ رخسار رہنے دیجئے
وصل کی یہ رات ہے انکار رہنے دیجئے

خاک ہوگا دردِ دل کا ان طبیبوں سے علاج
بسترِ غم پر مجھے بیمار رہنے دیجئے

جب کہا عاشق تمہارا ہوں تو فرمانے لگے
آپ اپنے عشق کا اظہار رہنے دیجئے

سن کے اختر کی غزل کو ناز سے کہنے لگے
اور باتیں کیجئے اشعار رہنے دیجئے

غزل

دہیں کھا گئی مہ لقا کیسے کیسے
عجب گلبدن دلربا کیسے کیسے

کہاں ہے وہ یوسف جو مشہور عالم
جہاں میں ہوئے ہیں فنا کیسے کیسے

زمانے میں بڑھ کر تھے خوباں بلا شک
گئے خاک میں منہ چھپا کیسے کیسے

وہ دارا سکندر تھے رستم بہادر
فنا ہو گئے سورما کیسے کیسے

کہاں ہیں وہ خسرو کہاں غزنوی ہیں
جو مشہور تھے پادشاہ کیسے کیسے

رکھا موت کس کو جہاں میں اے احمد
جدا ہو گئے اولیا کیسے کیسے

غزل

دل لگایا ہم نے خود ہی جب بت بے پیر سے
پھر شکایت کیا کسی سے کیا گلہ تقدیر سے

پُر جفا ظالم ستمگر بے وفا اور سنگدل
ہائے ہم کو کیا ملا معشوق بھی تقدیر سے

لوگ دیوانہ مجھے کہتے ہیں جاناں اس لئے
رات دن کرتا ہوں میں جو باتیں تری تصویر سے

اسقدر جوشِ جنوں ہے عشق میں ترے صنم
باندھتے ہیں تیرے دیوانہ کو اب زنجیر سے

غزل

کہاں لے جاؤں دل دونوں جہاں میں اسکی مشکل ہے
یہاں پریوں کا مجمع ہے وہاں حوروں کی محفل ہے

میرا دل لے کے شیشے کی طرح پتھر پہ دے مارا
میں کہتا رہ گیا ظالم میرا دل ہے میرا دِل ہے

چلی آتی ہیں نذریں دھوم سے دربار قاتل میں
کسی کا سر ہتھیلی پر کسی کا ہاتھ دل میں ہے

ہزاروں دل مسل کے پیر سے ٹھکرا کے یوں بولے
لو پہچانوں تمہارا ان دِلوں میں کونسا دِل ہے

الٰہی کیسی کیسی صورتیں تُو نے بنائی ہیں
ہر اک صُورت کلیجے سے لگا لینے کے قابل ہے

غزل

برگشتہ جبکہ کچھ میری تقدیر ہو گئی
تب مجھ میں رنگِ عشق کی تاثیر ہو گئی

پہلی نگاہ کام میرا کر گئی تمام
حق میں میرے نظر تری شمشیر ہو گئی

حاصل ہُوا نہ تیری محبت میں کچھ مجھے
دنیا میں میری مفت میں تشہیر ہو گئی

حیلے بہت کئے تیرے ملنے کے واسطے
ناکامیاب ہر میری تدبیر ہو گئی

ممکن نہیں کہ مٹ سکے اب آپکا خیال
ہے نقش میرے دل پہ یہ تصویر ہو گئی

شیدا بنایا تاج کو پہلے خود آپ نے
اب کیوں بھلا دیا کیا کوئی تقصیر ہو گئی

غزل

قہرِ خدا کہیں ہے جور بتاں کہیں
ملتا نہیں ہے چین نہ آسماں کہیں

بلبل جنجل سلجوبل کے چمن میں گذارنا
کیوں دل کو چاہ اس حسن بیوفا کی ہے
میرے دہانِ زخم نہ ہوں کس لئے خاموش

صیاد تاک میں ہے کہیں باغبان کہیں
چاہِ ذقن ڈبوئے نہ بن کر کنواں کہیں
قاتل کے شکریہ کو ملے بھی زباں کہیں

خط دیکھ وہ انہیں خموش رہ نہ جائے
قاصد ہو زباں نہ ہماری زباں کہیں

غزل

خریداری یہ دل کی تھی میرا اس میں خطا نہ تھا
میں سمجھا خوب اب تجھ میں ذرا قطرہ حیا نہ تھا
لگا کر دل مٹا اپنا ستمگر ناز یہ کیا تھا
کیا ناوک فگن نہ تھا یا سنگدل پر جفا نہ تھا
مجھے حاجت نہیں بوسوں کی میں ہوں طالب وفا ظالم
نہ بٹ پیچھے چھپا کھڑا کیا میرا صلہ نہ تھا
جو ہونا ہو گیا ظالم ذرا چاہت میری دیکھو
مزاج حسن پرستی کو جانے سرنے دیا نہ تھا
میری قسمت کا چرچا ہوا دونوں جہاں میں اب
لکھا تقدیر کا تھا یہ تیرا میرا گلہ نہ تھا
آغوش میں ذرا میرے مجھے حاسد جلانے دے
کیا تیرا کیا میرا پہلے کوئی رشتہ بیاہ نہ تھا
تجھے بلبل سکھایا شعر کا فن استاد احمد نے
اوزانِ شعر کا تو کیا بحر کا بھی پتہ نہ تھا

مستی تجھا میں منگوا بیٹا ہے منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

غزل

لب اس گل رعنا کا عقیق یمنی ہے
دندان بدخشاں کے ہیں گہر کی کنی ہے

کاکل کی عجب موج نمایاں ہے غضب ہے
اور اس کے سوا پلکوں میں پھر صفت سنگی ہے

دُر ریز شب لف ہے عارض کی شفق میں
کیا خوب ہے طرحدار وہ غنچہ دہنی ہے

کہتا ہوں شب وصل میں کیا خوب ہوا ہے
جو بات ہیں سب یار مگر کم سخنی ہے

کیا ناز ہے کیا خوب ہے کیا جلوہ گری ہے
رفتار کبک تشبیہ یہ نازک بدنی ہے

ہے سرو بھی قامت دل جیسے خراساں
تصویر یہ بھی قدرت مولا سے بنی ہے

کیا ہووے بیاں اسکی صباحت و ملاحت
وہ یوسف کنعاں ہے کہ حور عدنی ہے

یہ صورت و سیرت یہ حسن خداداد
احمد پہ سدا رحمت حب الوطنی ہے

غزل

کیوں نگاہیں پھر گئیں اس بانئ بیداد کی
کیا غضب میں نے کیا جو ظلم کی فریاد کی

قتل عالم ہوچکا کشتوں کے پشتے لگ گئے
اب تو رک جائے کہیں تیغ ستم جلاد کی

کیا قیامت ہے وہ کہتے ہیں دکھا کر تیغ ناز
کاٹ لونگا میں زباں تو نے اگر فریاد کی

عشق میں تیرے ہوا خود خانماں برباد میں
میں نے اپنی زندگانی آپ ہی برباد کی

ہنس کے فرمایا کہیں شامت نہ آئی ہو تری
کل جو ہادی میں نے بھولے سے فریاد کی

غزل

ہاتھ گردن میں مرے پیار سے ڈالے نہ گئے
دل کے ارمان شب وصل نکالے نہ گئے
چھیڑ کے ہیں نے شب وصل جو ٹھانی دل ہیں
چڑھ گئے سر پہ مرے ایسے کہ ٹالے نہ گئے
بزم اغیار میں لے جاتا ہے دھوکے سے مجھے
آہ اُس کافر بدکیش کے چالے نہ گئے
عالم مستی میں سر کا جو دوپٹہ اُن کا
ہوشیاروں کے بھی پھر ہوش سنبھالے نہ گئے
ہیں دکھا دیتا اثر اپنی دُعا کا لیکن
ہائے افسوس عرش پر مرے نالے نہ گئے
وُہ شب وصل تو کُھل کھیلے مگر وائے نصیب
ہاتھ گردن میں مرے پیار سے ڈالے نہ گئے
سگ دربان تھکے کوششیں کرتے کرتے
تیرے کوچے سے مگر چاہنے والے نہ گئے

غزل

ہے اِن دنوں حضور کا جوبن بہار پر
عشاق مر نہ جائیں کہیں اُس اُبھار پر
یہ آرزو ہے راز محبت کو کھول کر
منصور کی طرح سے چڑھیں ہم بھی دار پر
کس کس کے تم نے وعدے مری جان وفا کیے

ہم تم سے دل لگائیں تو کس اعتبار پر
بعدِ فنا بھی مجھ سے عداوت رہی اُنہیں
دشمن کو ساتھ لائے ہیں میرے مزار پر
افسوس دیکھو زندگی ہیں کچھ بھی خبر نہ لی
اب آکے رو رہے ہیں میرے مزار پر
سب جیتے جی کے یار تھے افسوس بعد مرگ
دو پھول بھی نہ لائے ہمارے مزار پر
بچپن گیا شباب کی آمد ہوئی شباب
سُرخی سی آگئی گلِ رُخسارِ یار پر

غزل

آخر نہ چھپ سکا رُخ رنگیں نقاب میں
گھونگھٹ کے تار رنگ گئے رنگِ گلاب میں
مجھ رند کی دُعا ہے خدا کی جناب میں
ہئے برسے آسماں سے نیر دل شراب میں
وُہ شعلہ رو جو بزم میں آئے عتاب میں
لگ جائے آگ کیا ہے تعجب نقاب میں
اُن کی شرارتوں کا ٹھکانا نہیں رہا
دو پھل لگے ہیں جب سے درختِ شباب میں
طفلی میں یوں اکڑ کے جو چلتے ہیں نازسے
پنجوں کے بل چلیں گے وُہ عہدِ شباب میں

غزل

شب فرقت جگر میں درد ہے اور لب پہ آہیں ہیں

الٰہی مجھ کو کن جرموں کی یہ ملتی سزائیں ہیں
پلک کے اِک جھپکنے میں جگر کے پار ہوتی ہیں
میری جاں برچھیاں ہیں یا تیری ترچھی نگاہیں ہیں
مری آنکھوں کے رستے سے تم آجاؤ مرے دل میں
مرے اس گھر میں آنے کی فقط یہ دو ہی راہیں ہیں
سزائے عشق دینی ہے تو دل کو دو یہ مجرم ہے
ہمیں تم کیوں ستاتے ہو ہماری کیا خطائیں ہیں
کوئی موسےٰ نہیں ہوں میں جو گر جاؤنگا غش کھا کر
مجھے کیوں وہ سناتے لن ترانی کی صدائیں ہیں
جو اپنی ضد پہ آجاؤں جلا دوں اے فلک تجھ کو
غضب کے میرے نالے ہیں بلا کی میری آہیں ہیں
مجھے اے ناز اب بھی ہو نہ کیونکر ناز قسمت پر
بغل میں یار۔ بوتل ہاتھ میں ٹھنڈی ہوائیں ہیں

غزل

یہ تو نہیں کہ تم سا جہاں میں حسیں نہیں
اِس دل کو کیا کروں یہ بہلتا کہیں نہیں
یہ کیا کہا معاف کرو تم کہا سُنا
دم دے رہا ہوں میں دم واپسیں نہیں
کہتا ہوں دِل سے اَو حسین ڈھونڈھئے کوئی
آتا ہے پھر خیال کہ ایسا کہیں نہیں
معشوق بن کے چھوٹ گئے سب ستم شعار
یارب ستم رسیدوں کی پرسش کہیں نہیں

کہتے ہیں لوگ داغ سے وہ بدگمان ہے
ایسا تمہاری ذات سے اس کو یقین نہیں

غزل

ہے مشہور دلبر تیری دلبری ہے
سوالی ہوں در کا تو گر مغفری ہے
ہو مقدور کس کو جو ٹھہرے مقابل
میزانِ حسن میں تیری برتری ہے
میں کرتا ہوں منت تو دیتا ہے جھڑکی
ہوں حیراں کہ یہ کیا عجب افسری ہے
ہوں راضی کہ جو کچھ کریں آپ مجھ سے
ہمارا گلا ہے تمہاری چھری ہے
مانگا جو بوسہ تو کہنے لگے وہ
طلب میں ابھی تو بے جا شتری ہے

شریف بہنوں کے پڑھنے کی کتابیں!

تعلیم نسواں کی پہلی	۲ر	انشائے نسواں	۴ر	انتظام خانہ داری	۴ر
" دوسری	۳ر	ادیب نسواں	۴ر	انمول موتی ..	۱ر
" تیسری	۴ر	خورشید جہاں	۴ر	اخلاقی کہانیاں	۴ر
کھانا پکانا ..	۴ر	ہنر آموزی ..	۴ر	بہشتی حوریں .	۴ر
دکھیاری دلہن	۱ر	دکھیا شاہزادی	۱ر	چھ بابائیں .	۱ر
ندیدی بیگم ..	۱ر	فریبی خالہ .	۱ر	وفادار بیٹی .	۱ر
پیغمبروں کے حالات	۵ر	ولیوں کے حالات	۵ر	سعد و سعید .	۱ر
پردہ نسواں .	۷ر	اللہ والوں کی محفل	۴ر	لاڈلا بیٹا ..	۳ر
شکیلہ بیگم ..	۳ر	زنانہ خطوط ..	۵ر	صبر کا پھل ..	۵ر
بہشتی زیور دس حصہ	عہ	بہشتی گوہر ..	۸ر	زیور ایمان ..	۴ر
قیامت نامہ	۴ر	کنیز فاطمہ ..	۱۰ر	چڑاؤ چمپا کلی	۵ر
کفایت شعار بی بی	۵ر	چڑیا چڑے کی کہانی	۴ر	سترہ اخلاقی کہانیاں	عہ
سعیدہ خاتون	۴ر	پیارے خدا کی پیاری نماز	۲ر	باورچی خانہ جدید	۶
سوانحعمری زیب النسا بیگم	۵ر	سوانحعمری نورجہاں	۴ر	بچوں کا چاند	۷

منگوانے کا پتہ

منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب بازار کشمیری لاہور

آدھی ملاقات یعنی مکمل عاشقانہ خط و کتابت کی اصلی مصنفہ مولانا تاج لاہوری:۔ سوز و گداز سے بھرے ہوئے خطوط۔ عاشقانہ بے تابیوں اور درد فراق سے بھرے ہوئے خطوط۔ سنگ دل اور بے رحم معشوق پر اظہار محبت کرنیوالے خطوط۔ معشوقوں کے لکھے ہوئے دل کو توڑنے والے خطوط۔ انگریزی تاریں اور منظوم خطوط نہایت ہی عمدہ اور مہذب پیرائے میں جنہی تصنیف ہے۔ ضرور منگوا کر مطالعہ کریں۔ قیمت صرف آٹھ آنے ۸؍

لوح تسخیر ہمزاد کی مصنفہ و مؤلفہ مرزا عبدالحمید بیگ صاحب حبنی۔ اس کتاب میں چودہ ہدائتیں ہیں۔ جن پر عمل کرنے سے ہر شخص اپنے ہمزاد کو تابع کر کے ہر قسم کے منتر۔ جنتر۔ تنتر۔ خبات۔ پری زاد۔ شیاطین۔ طلسمات وغیرہ وغیرہ معلوم کر سکتا ہے۔ حال اور آئندہ کی خبریں اور چور وغیرہ کا پتہ لگا سکتا ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس کے ذریعے مہاتماؤں سے لوگ من مانگی مرادیں لیتے تھے۔ شلاً مردہ کو زندہ کرنا۔ انسان کو حیوان بنانا۔ بے موسم پھل پھول۔ کشمیر کے سیب اور ترکاریاں۔ ناشپاتی۔ کابل کے انگور انار۔ سردہ وغیرہ وغیرہ مشہور مقامات کے تحفے غیب سے منگانا۔ اور ہزار دشمنوں کا اکیلے ہی مقابلہ کر کے اپنا مطیع کرنا۔ تمام خلق کو دیکھنا اور خود نظر نہ آنا۔ طلسمی انگوٹھی بنانا درندوں کا مقابلہ کرنا۔ اس کتاب پر عمل کرنے والا ایسا کام کر سکتا ہے کہ دیکھنے والے حیران رہ جاتے ہیں۔ قیمت صرف بارہ آنے ۱۲؍ +

اصلی مکمل صابون سازی کی ایسی مفید اور کار آمد کتاب آجتک کسی نے نہیں چھاپی اور نہ کوئی چھاپے گا۔ اس میں صابون سازی کے سب بھید بغیر کسی راز اور بغض کے زرکثیر خرچ کر کے اور تجربہ کر کے لکھے گئے ہیں جس کے دیکھنے سے مصنف صاحب کی عرق ریزی اور کوشش کا ثبوت ہو سکتا ہے اور جس سے ایک کم علم اور کم عقل اور تھوڑے پیسے والا آدمی بھی بلا مدد استاد کے صابن تیار کر کے لاکھوں روپے کا مالک بن سکتے ہے۔ اگر آپ کسی استاد سے ایسے بے بہا ہنر سیکھنے کے لئے جاویں۔ تو وہ کبھی نہ سکھائے گا۔ اس کتاب میں کئی قسم کے دیسی و انگریزی صابن بنانے کے عمدہ عمدہ طریقے اور نہایت اعلٰے مجرب المجرب نسخہ جات درج ہیں۔ اگر آپ تھوڑے دنوں میں مالدار بننا چاہتے ہیں تو ضرور اس کتاب کو خریدیں۔ اور اس کے نسخہ جات کا تجربہ کریں۔ یہ کتاب مولوی غلام مصطفےٰ صاحب صابون میکر کی تصنیف ہے۔ باوجود ان صفات کے قیمت صرف بارہ آنے ۱۲؍

خیال تاج عرف میٹھے نشتر کی اس کتاب میں ابوالمعانی جناب منشی تاج الدین احمد صاحب تاج کا وہ دلکش اور دلچسپ عاشقانہ کلام درج ہے۔ جس کی پنجاب و ہندوستان میں دھاک بیٹھی ہوئی ہے۔ یعنی ایسی لاجواب اور پھڑکتی ہوئی عاشقانہ غزلیات ہیں۔ کہ جنہیں شعرائے دکن نے اپنے مشاعروں میں ایک دفعہ سننے کے بعد بھی دوبارہ سہ بارہ سنا ہے۔ غرض مجموعہ غزلیات عشق و محبت اور سوز و گداز۔ درد فراق۔ یاس و حرمان۔ حسرت و ارمان اور دیگر جذبات کی تصاویر کا اصلی مرقع ہے۔ یہ مجموعہ غزلیات اعلےٰ۔ ادنےٰ تعلیمیافتہ اصحاب کے لئے مفید ہے قیمت ۱۲؍

علاوہ ان کتابوں کے ہمارے کتب خانہ میں ہر قسم کے ناول۔ ڈرامے۔ قرآن مجید حمائل شریف مترجم و معرا۔ اور دیگر ہر قسم کی کتابیں برائے فروخت موجود ہیں +

منگانے کا پتہ:۔ **منشی عزیز الدین نجم الدین تاجران کتب لاہور بازار کشمیری**

(رفاہ عام مرکنٹائل الیکٹرک پریس لاہور میں باہتمام ... چھپی)